بندے ماترم

سوراجیہ کی لے

پریم پرنٹنگ پریس کانپور

از قلم و شایع شدہ

رام لال چھیدی لال راٹھور

صدر بازار تلیانہ کانپور

قیمت /۹

حق تالیف محفوظ ہے

راجیہ کی ہاے

غزل

صورتِ برق تڑپ جس گھڑی دکھلاؤنگا
تیرے پھندے سے میں صیاد نکل جاونگا

لغزشِ پا ہون مگر دست کرم سے تیرے
ساقیا پیتے ہی یک جام سمبھل جاونگا

آتشِ قہر سے نہ دیکھ ادھر اے ظالم
موم دل ہون مین بہت جلد پگھل جاونگا

بھول جائے گا فلک شعبدے بازی جسدم
اپنی طبیعت سے مین سو رنگ بدل جاونگا

شمع حسن گلے سے تم لگا لون تجھکو
مین وہ پروانہ نہین ہون جو کہ جل جاؤن گا

پھر نہ مانونگا وہ لاکھ منائین اے دل

وعدۂ وصل پہ جبدم مین مچل جاونگا
دل کسی شوخ طرح دار کو دیدونگا غنی
سوچیے عشق مین جب خوب مین ڈھل جاونگا

غزل سوہنی

جو کہ ظلم کرتے ہین یا خدا
نام ان کا جگ سے مٹادے تو
بیکسون کی اتنی ہی ہے یہ دعا
کہ سوراجیہ ہمکو دلادے تو
بہت تنگ ہین ہم آچکے
غم و صدمے لاکھون اٹھا چکے
کہون کیا ہے آزردہ دلی
ذری غنچہ مرا کھلادے تو
شاہ جسکو چاہے تو کرسکے
شہنشاہ کو چاہے گدا کرے

مزاج جب ہے ہندوستان کو
شہنشاہ کرکے دکھادے تو
یہی کہہ رہے ہم ہیں رو رو کر
اشکون سے دامن کرکے تر
ہیں جو کہ دشمنِ جانِ ہند کے
انہیں خاک و خون میں ملادے تو
جنہیں ہند کہتا ہے باستم
دئے ہیں انہیں یہ رنج و غم
انہیں باغ ہندوستان میں سے
تباہ کرکے بھگادے تو
بڑی مہربانی ہو یا خدا
میری پوری ہو یہ التجا

قید ہندیون کی چھڑا دے تو
انہین قید کر کے دکھا دے تو

غنی ہندو مسلم ہو ایک دل
کوئی نا مانے انکا عدل

کہو حق سے انکہ یا خدا
فتح دشمنون سے دلا دے تو

غزل

یارو سمر مین شکت دکھانے چلو چلین
ارگن کو بان نکانے ٹھکانے چلو چلین

سنتا نہین ہے اب جو کوئی حوالے غم
آہون سے عرش آج ہلانے چلو چلین

بے آب . . . اللہ کردیا جن ظالمون نے حیف
اُن ظالمون کی گولیان کھانے چلو چلین

جب ڈائری بھی دیکھ چکے نادری کے بعد
تب اپنی سلطنت کو جمانے چلو چلیں
صدیاں گذر گئیں ہیں ہوئے سرنگوں ہم
اب آسمان کو سر پہ اُٹھانے چلو چلیں
ہے امتحان آج شہیدانِ وطن کا
گردن کو یار اپنی کٹانے چلو چلیں
سُنسان پڑ گیا ہے چمن سارا بلبلو
مل جُل کے آج شور مچانے چلو چلیں
اب تک ہمارے سر پہ جو ڈالا گئے ہیں خاک
اُنکے سروں پہ دُھول اُڑانے چلو چلیں
زبل کو بلی اور بہن کو چمن بنا
لیش گیرت کھیات نام کمانے چلو چلیں
روٹے ہوئے ہیں یار بہادر بلا سبب
پھر بھی ہیں فرض اُنکو منانے چلو چلیں

غزل

وہ قتیلِ تیغِ ستم ہوں میں
کہ فلک نے مجھکو مٹا دیا
نہ نکلنے پائی بھی اف تلک
کہ جلد آ کے دبا دیا
پڑی لاش پہ وہ کفن
نہ لحد ملی نہ کیا دفن
وہ جو جان نثار تھے ہند کے
تہِ خاک یوں ہی دبا دیا
ہمیں ہند پہ تھے مرے ہوئے
ہمیں ہند پہ تھے مٹے ہوئے
بس ہمیں نے نام پہ ہند کے
گلا اپنا یوں ہی کٹا دیا
جو جہان گرا تھا پڑا رہا۔

جو جہان پڑا نہ اُٹھ سکا
جو ذرا بھی سنبھلا تو بس وہین
اُسے گولیون سے اُڑا دیا
وہ عرب عظم کو دغا سے بس
گیا اپنے قبضے مین آہ اب
وہ جو سلطنت تھی رسول کی
وان تسلّط اپنا جما دیا
کہین قتلِ عام کیا گیا
کہین کوئی سولی دیا گیا
غرض ہندیون کو اسی طرح
سیتو کھا کو خون مین ملا دیا
ہوا ہند سارا تباہ سب
مٹا عزیز و باقی ہے کوئی اب
کوئی قید کوئی جلا وطن
ہے کسیکو دار چڑھا دیا